پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر چوہدری محمد علی صاحب کا یہ بیان پوری قوم کو چونکا دینے والا ہے کہ اس مرتبہ یونیورسٹی کے ٹیچر ٹریننگ سنٹر میں داخلہ لینے کے لئے جتنے مرد اور خاتون امیدوار آئے، ان میں سے ایک کو بھی قرآن مجید کا پڑھنا نہیں آتا تھا۔ ان میں سے بعض نے اپنے والدین کو بھی قصور وار ٹھہرایا، جنہوں نے انہیں اسلامی مبادیات اور قرآن مجید کی تعلیم سے کورا رکھا۔ اگر مسلمانوں میں کچھ بھی جذبۂ ملی باقی ہے تو دل ہلا دینے والی یہ خبر اس کے تدارک اور تلافی کے لئے کافی ہے۔ اور یہ حالت تو قوم کے اس طبقہ (طلبہ) کی ہے جنہیں مستقبل میں ایک اسلامی ریاست پاکستان کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ اور جو ثانوی تعلیم گاہوں (ہائی اور مڈل سکولوں) کے تمام مراحل سے گذر کر تعلیمی فرائض معلمی اور ٹیچنگ کی امیدوار ہے۔ مذہب سے یہ مجرمانہ غفلت جہاں بچوں کے سرپرستوں اور پوری قوم کی دین سے عمومی بیزاری کی دلیل ہے، وہاں یہ حقیقت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس خرابی کا بنیادی سبب وہ ناقص اور مذہب بیزار نصابِ تعلیم ہے، جو ہماری عصری تعلیم گاہوں میں رائج ہے اور جس میں زندگی کے بارہ تیرہ سال کھپانے کے بعد بھی قوم کے نونہال اپنی بنیادی کتاب قرآنِ مجید کے ناظرہ تک پڑھنے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ چوہدری صاحب کا یہ انکشاف اس حقیقت کا غماز ہے کہ نصاب میں "لازمی دینیات" کے نعرے محض وزن بیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چوہدری صاحب کا یہ بیان پوری قوم کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

حج کے بارہ میں صدارتی کابینہ کا تازہ فیصلہ لائقِ تحسین و تبریک ہے۔ جس کی رو سے اس سال زیادہ (ساڑھے ۱۶ ہزار) افراد کو فریضۂ حج و زیارت کی ادائیگی نصیب ہو گی۔ اس جزئی مسرت کے باوجود پھر بھی اربابِ حل و عقد سے ہماری مخلصانہ گذارش ہے کہ حج دین کا ایک اساسی ستون اور فریضہ ہے، جسے اقتصادی اغراض اور مصالح کے بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا۔ پاکستان اور مسلمانوں کے دینی، روحانی اور ... ایسی مفادات کا تقاضا ہے کہ اس فریضہ کو بھی دیگر عبادات کی طرح ہر قسم کی رکاوٹوں اور پابندیوں سے کلی طور پر آزاد رکھا جائے۔ تاکہ تمام اصحاب استطاعت اپنا فریضہ عبادت ادا کر سکیں ——— واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق